



نبی مکرم ﷺ کی گستاخی پر مبنی فلم؛ چند حقائق

زیر نظر مضمون میں فلم کے بارے میں مغربی ذرائع ابلاغ میں بیان کردہ موقف کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ عالمی میڈیا صیہونیت اور اسلام مخالف رجحانات کا پرچارک ہے، اس بنا پر ان خبری حقائق کو کافی یا مستند سمجھ لینا محتاط رویہ نہیں تاہم مسلم ذرائع ابلاغ نہ ہونے کی بنا پر ہمارے پاس ان سے ہی استفادہ کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ ان خبروں سے بھی بعض ایسے حقائق برآمد ہو رہے ہیں جو امت مسلمہ کو موقف کو تقویت پہنچاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فراست مومنانہ سے دنیا کے مسائل و حقائق کو سمجھنے کی توفیق دے۔ کامران طاہر

انوسینس آف مُسلمز (Innocence of Muslims) ایک اسلام مخالف اور توہین آمیز فلم ہے جسے سام بسائل کے فرضی نام سے معروف کولاباسلی نامی ملعون یہودی نے لکھا اور پروڈیوس کیا ہے۔

جولائی ۲۰۱۲ء میں یوٹیوب پر The real life of Muhammad کے نام سے ویڈیو خاکے چلائے گئے۔ عربی زبان میں ڈب کی گئی ویڈیو اوائل ستمبر ۲۰۱۲ء میں موریس سادک کی ای میل کے ذریعے 'نیشنل امریکن کوپنگ اسمبلی' کے بلاگ پر چلائی گئی۔ ۹ ستمبر ۲۰۱۲ء میں ایک مصری اسلامی ٹی وی سٹیشن 'الناس' نے یوٹیوب کے خاکوں کا کچھ حصہ نشر کیا، اس کے خلاف رد عمل کے طور پر ۱۱ ستمبر کو مصر اور لیبیا میں مظاہرے اور پر تشدد احتجاج سامنے آئے جو کہ جلد ہی دوسرے عرب ممالک تک پھیل گئے۔

اس منصوبے کے خود ساختہ ماہر / پیش کنندہ کے مطابق یہ ٹریلر (خاکے) ایک مکمل فلم سے لیے گئے اور مختصر حاضرین جن کی تعداد ۱۰ (دس) تھے کو ہالی وڈ، کیلیفورنیا کے ایک تھیٹر

میں ایک بار دکھائے گئے۔ فلم کی تشہیر کے لیے بنائے گئے پوسٹر پر اس فلم کا نام Innocence of Bin Ladin (انوسینس آف بن لادن) استعمال کیا گیا تھا۔ جبکہ مسودے پر اس کا نام Desert Warrior (قبائلی جنگجو) تھا۔ یہ ایک قبائلی جنگ کی کہانی ہے۔ اگرچہ اصل کہانی میں کوئی مذہبی حوالہ یا کوئی اسلام مخالف تذکرہ نہ تھا، تاہم بعد میں اداکاروں کے علم میں لائے بغیر ڈنگ میں اپنے مذموم مقاصد کو شامل کر دیا گیا۔

۲۷ ستمبر ۲۰۱۲ء کو یو ایس فیڈرل اتھارٹیز نے لاس اینجلس میں شک کی بنیاد پر نکولا کو حراست میں لے لیا۔ عدالتی ذرائع کا کہنا تھا کہ اُس پر فرضی رجلی نام استعمال کرنے اور فلم میں کرداروں کے بارے میں غلط بیانی کرنے کا الزام ہے۔

پلاٹ کی وضاحت

یکم جولائی ۲۰۱۲ء میں جاری ہونے والی ویڈیو جس کا عنوان 'ریئل لائف آف محمد ﷺ' تھا، کا دورانیہ ۱۳ منٹ ۳۰ سیکنڈ، 480P فارمیٹ میں تھا۔ اگلے دن 'محمد مووی ٹریلر' کے نام سے آپ لوڈ ہونے والی ویڈیو کا دورانیہ ۱۳ منٹ اور ۵۱ سیکنڈ تھا۔

دونوں کاموادیکساں تھا اور اسلام کے متعلق بولے جانے والے مکالمے اور ڈب کئے گئے ۸۰ افراد پر مشتمل فلم کے اداکاروں اور دیگر ممبران نے اس سے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے اور ایسے بیانات جاری کیے ہیں کہ پروڈیوسر نے اُن کی صلاحیتوں کا غلط استعمال کیا ہے۔ مزید اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے سانحات پر افسوس کا اظہار بھی کیا ہے۔^۱

Desert Warrior (قبائلی جنگجو) کے عنوان سے فلم کی اصل کہانی دو ہزار سال قبل مصری زندگی کے بارے میں ہے۔ اس میں مرکزی کردار 'ماسٹر جارج' کا ہے۔ فلم کی پروڈکشن کے بعد پیشتر اداکاروں کو اصل مکالموں پر دوبارہ سے مکالمے بولنے کے لیے بلا لیا گیا



1 "Pentagon to review video of Libya attack – This Just In – CNN.com Blogs". News.blogs.cnn.com. September 12, 2012. <http://news.blogs.cnn.com/2012/09/12/u-s-ambassador-to-libya-3-others-killed-in-rocket-attack-witness-says/>. Retrieved September 14, 2012.

نبی مکرم ﷺ کی گستاخی پر مبنی فلم؛ چند تھاق

اور چند مخصوص الفاظ کا اضافہ بھی کیا گیا جس میں 'محمد ﷺ' کے اسم گرامی کو واضح طور پر شامل کیا گیا۔ فلم کے خاکے مصری زندگی کی عکاسی کرتے ہیں۔ مسلم سیکورٹی فورسز کو مسلم کرداروں کے ہجوم کے طور پر پیش کیا گیا ہے اور انہیں مصری عیسائیوں کی املاک اور گھروں کو تباہ کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔¹

ان حملوں سے بچنے کے لیے ایک ڈاکٹر اپنے خاندان کے ساتھ اپنے گھر میں محصور ہو جاتا ہے اور وائٹ بورڈ پر $Man+x = BT$ اور پھر $BT-x = Man$ تحریر کرتا ہے۔ BT سے مراد اسلامی دہشت گردی لیا گیا ہے۔ ایک نوجوان خاتون اس سے X کے بارے میں استفسار کرتی ہے تو اسے جواب دیتا ہے کہ اُسے خود اسکے بارے میں دریافت کرنا ہو گا۔ مزید چند مناظر میں مرکزی کردار کو 'محمد ﷺ' کے نام سے اوور ڈب (Over Dub) کیا گیا ہے۔ ایک منظر میں اس کی بیوی توریت اور انجیل کے صحیفوں کو اکٹھا کرنے کی تجویز دیتی ہے۔ ایک منظر میں اُسے گدھے سے باتیں کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔

Wnycs کے پروگرام 'آن دی میڈیا' کی پروڈیوسر سارہ عبدالرحمن نے ٹریلر دیکھنے کے بعد یہی تبصرہ کیا کہ تمام مذہبی مناظر فلمائے جانے کے بعد ہی اوور ڈب کئے گئے ہیں۔

پروڈکشن

جولائی ۲۰۱۱ء میں فلم Desert Warrior قبائلی جنگجو کے لئے اداکاروں کو کاسٹ کرنا شروع کیا گیا۔ اس مقصد کے لئے کی جانے والی کالز میں اس کو ایلن رائٹ کے نام سے شناخت کیا گیا ہے۔ فلم کی عکس بندی کا پرمٹ اگست ۲۰۱۱ء میں 'امریکن نان پرافٹ میڈیا فار کرائسٹ' سے حاصل کیا گیا۔ فلم کی سین بندی کے لیے نکولانے اپنے گھر کو ہی سیٹ کے طور پر استعمال کیا۔ کمپنی کے صدر جوزف نصر اللہ عبد المسیح نے دعویٰ کیا ہے کہ ان کی کمپنی کا نام ان کے علم میں لائے بغیر استعمال کیا گیا ہے اور فلم کی ایڈیٹنگ بھی میڈیا کی

1 Anger Over a Film Fuels Anti-American Attacks in Libya and Egypt, New York Times. September 11, 2012. Retrieved September 14, 2012.

نبی مکرم ﷺ کی گستاخی پر مبنی فلم، چند حقائق

شمولیت کے بغیر کی گئی ہے۔

۱۳ ستمبر ۲۰۱۲ء میں سام بیسلی کو ایک ۵۵ سالہ بنیاد پرست عیسائی بنام بیسلی نکولا سے شناخت کیا گیا جس کا تعلق مصر سے تھا اور وہ لاس اینجلس کیلفورنیا کا رہائشی تھا۔ ایک سے زیادہ ناموں سے جانا جاتا تھا۔ ۱۹۹۰ء کی دہائی میں اُسے Mathamphelamine نامی ممنوعہ دوا بنانے کے جرم میں جیل کی ہوا کھانی پڑی۔^۱

۲۰۱۰ء میں بینک فراڈ کے کیس میں اکیس مہینے جیل میں گزارے اور جون ۲۰۱۱ء میں ضمانت پر رہا ہوا۔ نکولا کا دعویٰ ہے کہ اُس نے اس فلم کا سکرپٹ جیل میں لکھا اور مصر میں اپنی بیوی کے خاندان کی طرف سے ملنے والے ۵۰،۶۰ ہزار ڈالر فلم بنانے میں استعمال کئے۔ FBI نے دھمکیوں کے خطرات کے پیش نظر اس سے رابطہ کیا اور یہ واضح کر دیا کہ وہ زیر تفتیش نہیں ہے۔ ۲۹ ستمبر ۲۰۱۲ء کو یو ایس فیڈرل اتھارٹیز نے ضمانت کے قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی کے شک میں لاس اینجلس میں اُسے بلا ضمانت حراست میں لے کر جیل بھیج دیا۔ ماہر قانون پر و فیسر سٹیفن ایل کارٹر اور آئینی قوانین کے ماہر فلوئڈ ابرمز کے مطابق فلم کے مواد کی بنیاد پر اس کے پروڈیوسر کے خلاف امریکی دستور کی پہلی ترمیم جو آزادی اظہارِ رائے کو تحفظ فراہم کرتی ہے، کے تحت حکومت کوئی ایکشن نہیں لے سکتی۔^۲

- 1 a b c d Richard Verrier (September 14, 2012). "Was 'Innocence of Muslims' directed by a porn producer?" Los Angeles Times. <http://articles.latimes.com/2012/sep/14/entertainment/lat-et-ct-porn-innocence-muslims-20120914>. Retrieved 22 September 2012.
Kia Makarechi (09/14/2012 7:08 pm EDT Updated: 09/14/2012 7:22 pm EDT). "Alan Roberts & 'Innocence Of Muslims': Softcore Porn Director Linked To Anti-Islam Film". The Huffington Post. http://www.huffingtonpost.com/2012/09/14/alan-roberts-innocence-of-muslims_n_1885758.html. Retrieved 22 September 2012.
a b "California Man Confirms Role in Anti-Islam Film". Time. <http://nation.time.com/2012/09/12/california-man-confirms-role-in-anti-islam-film/>. Retrieved September 12, 2012.
- 2 Joseph Burstyn, Inc. v. Wilson, 343 U.S. 495 (1952). National Socialist Party of America v. Village of Skokie, 432 U.S. 43 (1977).



نبی مکرم ﷺ کی گستاخی پر مبنی فلم؛ چند تھاق



نشر ہونا اور انٹرنیٹ پر آپ لوڈ

فلم 'انو سینس بن لادن' کی تشہیر عرب ورڈ نامی اخبار میں ممی اور جون کے مہینوں میں تین بار تین سو ڈالر کی لاگت سے کی گئی۔ معاوضہ انفرادی طور پر جوزف نامی شخص نے ادا کیا۔ اینٹی ڈیفریشن لیگ نے ان اشتہارات کا نوٹس لیا۔ ان کے اسلامی معاملات کے ڈائریکٹر کا کہنا ہے کہ انہوں نے جب اخبارات میں اس فلم کے اشتہارات دیکھے تو ان کو یہ تجسس ہوا کہ کہیں یہ جہاد کی ترغیب دلانے والی فلم تو نہیں۔

فلم کی پہلی تشہیر عربی میں تھی اور حاضرین کی تعداد بھی قلیل تھی، لہذا یہ کوئی خاطر خواہ تاثر نہ چھوڑ سکی۔ ۳۰ جون ۲۰۱۲ء کو اسے دوسری بار دکھانے کا ارادہ کیا گیا۔ ہالی وڈ کے بلاگر جون واش نے ۲۹ جون کو لاس اینجلس سٹی کونسل کی میٹنگ میں شرکت کرتے ہوئے اس فلم کے عنوان سے متعلق اپنی تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ ہفتہ کو ہالی وڈ میں ایک تشویشناک واقعہ 'انو سینس بن لادن' نامی فلم دکھانے سے پیش آنے والا ہے۔ اس کا کہنا تھا کہ وائن سٹریٹ تھیٹر کو کرائے پر لیا گیا ہے۔ جو لوگ اس فلم کو دکھانا چاہتے ہیں، ان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔ بعد ازاں اس فلم کی دوسری تشہیر کو منسوخ کر دیا گیا۔

ایک ٹی وی پروڈیوسر نے اس فلم کی اشتہاری تصویر کھینچی تاکہ وہ اس کو اپنے ٹاک شو The Young Turks میں دکھا سکے۔ ADL کی جانب سے کئے گئے ترجے کے مطابق پوسٹر میں یہ بتایا گیا تھا کہ اس فلم میں فلسطین، عراق اور افغانستان میں ہلاکتوں کا سبب بننے والے دہشت گردوں کو بے نقاب کیا گیا ہے۔ اس فلم کو پادری آفری جوز کی حمایت حاصل تھی جو قرآن پاک کو نذرِ آتش کرنے کے حوالے سے مشہور ہے اور یہ ہی عالمی سطح پر مظاہروں میں تیزی کا سبب بھی بنا۔ ملعون جوز کا کہنا تھا کہ ۱۱ ستمبر ۲۰۱۲ء کو اس کا یہ فلم اپنے چرچ میں بھی دکھانے کا ارادہ تھا۔

ذرائع کے مطابق ۱۴ ستمبر ۲۰۱۲ء کو ٹورنٹو کی ایک ہندو تنظیم نے باقاعدہ منصوبہ بندی



نبی مکرم ﷺ کی گستاخی پر مبنی فلم، چند حقائق

کے تحت اس کو نشر کرنے کا فیصلہ کیا۔^۱ لیکن سیکورٹی خدشات کے پیش نظر انتظامیہ نے کسی بھی پبلک مقام پر اس کو دکھانے کی حامی نہیں بھری۔^۲

’دی گارڈین‘ کی رپورٹ کے مطابق جرمنی کی ایک اسلام مخالف تنظیم Pro German Citizens Movement اپنی ویب سائٹ پر فلم کے ٹریلر آپ لوڈ کرنے اور مکمل فلم چلانے کا ارادہ بھی رکھتی ہے لیکن گورنمنٹ سے اس کی اجازت نہیں ملی۔

’یوٹیوب‘ ویڈیو ویب سائٹ کا بند ہونا

سام بیسلی نے یکم جولائی کو یوٹیوب پر خاکے جاری کئے اور ستمبر میں اسے عربی میں ڈب کیا گیا اور مورس سادک کے ذریعے عرب دنیا کی توجہ حاصل کی گئی۔ عربی میں دو منٹ کی عربی ڈبنگ مصری ٹی وی ’اناس‘ پر خالد عبداللہ نامی شخص نے نشر کی۔

یوٹیوب نے رضا کارانہ طور پر مصر اور لیبیا میں ویڈیو کو بند کر دیا۔ انڈونیشیا، سعودی عرب، ملائیشیا، انڈیا، سنگاپور میں بھی مقامی قوانین کی وجہ سے اسے بند کر دیا گیا۔ ترکی، برازیل اور روس نے ویڈیو بند کروانے کا ابتدائی قدم اٹھایا۔ مزید برآں یوٹیوب کے مالک نے پاکستان اور مصر میں بھی اس ویڈیو کو بند کر دیا، کیونکہ ان ممالک میں حالات کافی پیچیدہ ہوتے جا رہے تھے۔ ستمبر ۲۰۱۲ء میں افغانستان، بنگلہ دیش، سوڈان اور پاکستان کی حکومتوں نے بھی یوٹیوب کو بلاک کر دیا اور یہ ویب سائٹ اُس وقت تک بند رہے گی جب تک کہ فلم ویب سے ہٹا نہیں دی جاتی۔

چینا اور افغانستان میں انٹرنیٹ کی سہولت مہیا کرنے والوں کو یوٹیوب بند کرنے کا حکم

- 1 Tom Godfrey (September 14, 2012). "Toronto Hindu group plans screening of Innocence of Muslims". QMI Agency. <http://cnews.canoe.ca/CNEWS/Canada/2012/09/14/20200506.html>.
- 2 Mona Shadia and Harriet Ryan (9-15-2012). "California Muslims hold vigil for slain ambassador". LA Times. <http://articles.latimes.com/2012/sep/15/local/la-me-anti-muslim-film-20120915>. Retrieved September 17, 2012.

اوباما حکومت نے یوٹیوب سے استفسار کیا ہے کہ آیا وہ یوٹیوب کی پالیسی کے مطابق اس فلم کو جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ یوٹیوب کا جواب تھا: ”یہ فلم اسلام کے خلاف ہے، مسلمانوں کے خلاف نہیں، اس کو قابل نفرت خطاب Hate Speech کے زمرے میں نہیں لایا جاسکتا، اس لیے یہ کمپنی کی پالیسی کے مطابق جاری رہے گی۔“

بحرین میں احتجاج کرنے والوں نے فلم کی اعلانیہ مذمت کی ہے۔ مصری ٹی وی 'انناس' کے میزبان نے اپنی ۸ ستمبر کی نشریات میں محمد کریم ﷺ پر کی گئی اظہار رائے پر تنقید کی ہے۔ مصری صدر محمد موسیٰ نے امریکی حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ اس فلم کے پروڈیوسر (جسے انہوں نے 'باگل آدمی' کا خطاب دیا ہے) کے خلاف قانونی کارروائی کا آغاز کرے۔

فلم کے خاکوں کے خلاف دنیا بھر کے شہروں میں پر جھوم اور پر تشدد احتجاج ہوا جس کے نتیجے میں کئی اموات ہوئیں اور سینکڑوں کی تعداد میں لوگ زخمی ہوئے۔ پاکستانی حکومت نے ملکی سطح پر تعطیل کا اعلان کیا اور اپیل کی کہ محمد ﷺ کی تعظیم میں پُر امن احتجاج کیا جائے۔

۷ اکتوبر کو تقریباً ۵۰ ہزار لبنانیوں نے بیروت میں ایک احتجاجی ریلی نکالی جہاں 'حزب اللہ' کے لیڈر حسن نصر اللہ نے عوام کو احتجاج جاری رکھنے کا کہا۔ اُن کا کہنا تھا کہ پیغمبر ﷺ کے دفاع کے لیے سنجیدگی سے احتجاج کو شروع کیا جائے۔ عوامی رد عمل کو دیکھتے ہوئے امریکی سیاست دانوں نے بیروت میں امریکی سفارت خانے سے حفاظتی نقطہ نظر سے اشتہاری مواد ضائع کر دیا۔^۱

1 Goldman, Yoel (September 17, 2012). "Nasrallah, in rare public address, hails 'start of a serious movement in defense of the

۱۱ ستمبر کو بن غازی لیبیا میں ہتھیاروں سے پوری طرح مسلح افراد نے امریکی سفارت خانے پر حملہ کر کے امریکی سفیر کرسٹوفر سیٹون اور تین دیگر افراد کو ہلاک کر دیا۔ کچھ امریکی افسروں کا کہنا ہے کہ ”بن غازی کا منصوبہ پہلے سے طے شدہ تھا اور اس کا فلم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ القاعدہ نے اس کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے یہ بیان دیا ہے کہ امریکی ڈرون حملے کا انتقام ہے جس میں القاعدہ کے لیڈر ابوبکیر لیبی شہید ہوئے تھے۔“

۱۲ ستمبر کو یوٹیوب نے اعلان کیا کہ وہ عارضی طور پر لیبیا اور مصر میں فلم تک رسائی کو محدود کر رہے ہیں۔ افغانستان اور ایران نے یوٹیوب کو سنسر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ افغانستان کے صدر حامد کرزئی کا کہنا تھا: ”فلم سازی کی یہ حرکت ایک شیطانی حرکت ہے۔“^۱ دیگر اخباری ذرائع کی اطلاعات کے مطابق بیسیلی خوف کی وجہ سے روپوش ہو گیا ہے، لیکن اس نے فلم کے دفاع کو جاری رکھا ہے۔ اُس کا کہنا ہے کہ اسے لیبیا میں امریکی سفیر سیٹون کی موت کا دکھ ہے۔ اس سلسلے میں اس نے سفارت خانے کے حفاظتی انتظامات کو مورد الزام ٹھہرایا ہے۔^۲

۱۸ ستمبر کو ایک خاتون خود کش حملہ آور نے دھماکہ خیز مواد سے بھری گاڑی ایک مینی بس کے ساتھ ٹکرا دی جس میں افغانستان میں غیر ملکی ہوابازی کا عملہ سوار تھا، اس میں کم از

prophet". The Times of Israel; Associated Press. The Times of Israel. http://www.timesofisrael.com/nasrallah-makes-rare-appearance-at-rally-against-anti-islam-film/?utm_source=The+Times+of+Israel+Daily+Edition&utm_campaign=c3b1f5665f-2012_09_18&utm_medium=email. Retrieved September 18, 2012.

- 1 Arghandiwal, Miriam. "Afghanistan bans YouTube to censor anti-Muslim film". News.yahoo.com. <http://news.yahoo.com/afghanistan-bans-youtube-prevent-viewing-anti-muslim-film-131507907.html>. Retrieved September 12, 2012.
- 2 a b Peralta, Eyder. "What We Know About Sam Bacile, The Man Behind The Muhammad Movie: The Two-Way". NPR. <http://www.npr.org/blogs/thetwo-way/2012/09/12/161003427/what-we-know-about-sam-bacile-the-man-behind-the-muhammad-movie>. Retrieved September 12, 2012.



نبی مکرم ﷺ کی گستاخی پر مبنی فلم؛ چندھانق

کم ۹ افراد ہلاک ہو گئے۔ رپورٹ کے مطابق اس میں آٹھ جنوبی افریقہ کے افراد اور ایک برطانوی خاتون بھی شامل ہے۔ عین ممکن ہے کہ کچھ تعداد افغانیوں کی بھی ہو۔ اسلامی جہادی تنظیم 'حزب اسلامی' نے اس حملے کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق اس ملک میں خاتون کی طرف سے یہ پہلا خود کش بم دھماکہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ گستاخانہ فلم کے رد عمل میں تھا۔

طالبان کا کہنا ہے کہ فلم کے جواب میں بیشن میں قائم 'برٹش ملٹری بیس کیپ' پر انہوں نے ۱۴ ستمبر کو حملہ کیا جس میں ۲ امریکی فوجی مارے گئے۔ پھر یہ دعویٰ بھی کیا گیا کہ یہ اس لیے کیا گیا، کیونکہ برطانوی پرنس ہیری وہاں آیا ہوا تھا۔

'کوپنک آر تھوڈو کس کر سچین چرچ' نے بھی اس فلم کی مذمت کی ہے۔ بشپ سراپین آف 'کوپنک آر تھوڈو کس ڈاوسز آف لاس اینجلس' نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ

"It rejects gagging the respectable copts of the diaspora in the about the Prophet of Islam. The name of our blessed parishioners should not be associated with the efforts of individuals who have ulterior motives."

علاوہ ازیں 'ورلڈ کونسل آف چرچز' کا کہنا ہے کہ یہ فلم مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرتی ہے۔ تمام مذہبی لوگوں اور خاص طور پر مسلمانوں کے عقیدہ کو ٹھیس پہنچاتی ہے۔^۲

1 "Afghan woman's suicide bombing was revenge for anti-Islam film, says radical group". The Times of Israel. September 18, 2012. http://www.timesofisrael.com/afghan-womans-suicide-bombing-was-revenge-for-anti-islam-film-says-radical-islamist-group/?utm_source=The+Times+of+Israel+Daily+Edition&utm_campaign=c3b1f5665f-2012_09_18&utm_medium=email. Retrieved September 18, 2012.

2 "WCC general secretary condemns making of the film offensive to Islam". World Council of Churches. <http://www.oikoumene.org/en/news/news-management/eng/a/article/1634/wcc-general-secretary-con-8.html>. Retrieved September 16, 2012.

"World Council of Churches condemns anti-Islam film". Bkya Masr. <http://www.bikyamasr.com/77497/world-council-of-churches-condemns-anti-islam-film/>. Retrieved September 16, 2012.

نبی مکرم ﷺ کی گستاخی پر مبنی فلم، چند حقائق

ایران کے پریس ٹی وی نے اس فلم کی ابتدائی رپورٹ دکھائی جس میں ایران کے روحانی رہنما آیت اللہ علی خامنہائی نے اس بات پر زور دیا ہے کہ یہ فلم یہودیوں کو فلسطین میں دوبارہ آباد کروانے والے شیطانی ذہنوں اور امریکہ نے بنوائی ہے۔

سکائی نیوز کا بھی کہنا ہے کہ یہ ویڈیو مسلم مخالف ہے اور جذبات کو بھڑکانے والی ہے۔ The New Republic کے مطابق فلم کا کوئی پہلو فنی لحاظ سے قابل اصلاح نہیں ہے بلکہ پورا سیٹ ظالمانہ، خبیث اور وحشیانہ، اداکاری تاثر سے عاری آنکھوں اور مصنوعی انداز میں ادا کئے گئے مکالموں پر مشتمل ہے۔¹

نیویارک ڈیلی نیوز کا کہنا ہے کہ یہ فلم، فلم سازی کے اعلیٰ معیار سے بہت دور ہے۔ مسلمان فلم ساز کامران پاشا کا کہنا ہے کہ ”میرے خیال میں فنکاری کے لحاظ سے یہ فلم ایک سوالیہ نشان ہے۔ اس کی پشت پناہی ایک مہلک متعصب گروپ کر رہا ہے جس کا مقصد محمد ﷺ کے کردار کو داغ دار کر کے نفرت اور تشدد پر اکسانا ہے۔“²

اس فلم میں آپ ﷺ کی تضحیک کا اتنا بھونڈا طریقہ اپنایا گیا تھا کہ شاتم رسول ﷺ سلمان رشدی سے بھی اس کی تردید کے بغیر نہ رہا گیا اس نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ ”اس کا فلم ساز فحش، ناگوار، بہرہ پیہ، اور اس کی پروڈکشن خباثت اور گندگی کا ڈھیر ہے۔“³

Counter Punch جو مشہور آن لائن رسالہ ہے، اس کے ۱۸ ستمبر ۲۰۱۲ء کے شمارے میں چیف سپیر واپنے مضمون ”Islamophobia; Left and Right“ میں

- 1 Cameron Abadi (September 13, 2012). "The Incompetent Bigotry of 'The Innocence of Muslims'". The New Republic. <http://www.tnr.com/blog/plank/107219/the-incompetent-bigotry-the-innocence-muslims#>.
- 2 Kamran Pasha (September 13, 2012). "The Mercy of Prophet Muhammad". Huffington Post. http://www.huffingtonpost.com/kamran-pasha/the-mercy-of-prophet-muhammad_b_1879601.html.
- 3 "Salman Rushdie: the fatwa, Islamic fundamentalism and Joseph Anton". The Guardian. September 17, 2012., <http://www.guardian.co.uk/books/2012/sep/17/salman-rushdie-blackest-period-of-my-life>.



نبی مکرم ﷺ کی گستاخی پر مبنی فلم؛ چند حقائق

لکھتا ہے:

”لیکن خود فلم کے بارے میں کیا کہا جائے؟ غیر پیشہ وارانہ فلم کاری کا اتنا پھٹنچر نمونہ ایسا شعلہ جوالہ کیوں بن گیا؟ یہ فلم ایک ایسے وقت میں تیار کی گئی ہے جب کہ یورپ اور امریکہ میں دائیں بازو کے انتہا پسندوں نے ایک ایسا اسلام دشمن نظریہ اپنایا ہے جو تقریباً بالکل ٹھیک روایتی یہود مخالف کلیدی طریقوں کو دہراتا ہے۔“

مذکورہ بالا تفصیلات سے واضح ہوتا ہے کہ آپ ﷺ پر بنائی جانے والی گستاخی پر مبنی فلم اسلام دشمن ابلاغی منصوبہ کا حصہ ہے۔ یہود کی سرپرستی اور امریکی حکومت کی اس فلم کے ذمہ داران کے بارے خاموشی بھی انہیں اس منصوبہ بندی میں شریک کر رہی ہے۔ پوری دنیا کے مسلمانوں کی طرف سے زبردست احتجاج اور رد عمل کے باوجود امریکی ذمہ داران کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگے۔ وہ مغربی اقوام جو بات بات پر ’سوری‘ کہنے کی عادی ہے، ان کی زبان سے اس فلم کے بارے میں معذرت کا کوئی لفظ برآمد نہیں ہو رہا تو اسے ان اقوام کے اسلام کے خلاف اجتماعی بغض اور ظالمانہ تائید کے علاوہ اور کیا سمجھا جائے؟ یہ فلم مسلسل یوٹیوب پر جاری ہے اور اسے تاحال ہٹایا نہیں گیا۔ اگرچہ اوہاما حکومت اپنے آپ کو اس سے بری الذمہ قرار دیتی ہے لیکن عملی طور پر فلم کے ذمہ داران کے بارے مجرمانہ خاموشی اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے خلاف جاری اس ابلاغی جنگ کا ہی حصہ قرار پاتی ہے جسے امریکہ کی قیادت میں عالم کفر جاری رکھے ہوئے ہے۔ پوری دنیا کے کفر کو یہ بات شاید ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی کہ ایک ادنیٰ مسلمان بھی حرمت رسول ﷺ پر اپنی جان تک قربان کرنے کو ہر وقت تیار رہتا ہے، کیونکہ ایک مسلمان کے نزدیک اس کی زندگی اور ایمان کا کل اثاثہ توحید کے بعد یہی حب رسول ہے کہ جس کا ولولہ لیے وہ دنیا میں جی رہا ہوتا ہے۔

تاریخی طور پر یہ بات ثابت شدہ ہے کہ ماضی میں نبی رحمت ﷺ کی ذات پر کفار کی طرف سے کیے گئے رکیک حملے صہیونی اور عیسائی طاقتوں کے ایما پر ہی تھے۔ سلمان رشدی کی ہفوات سے لے کر توہین آمیز کارٹون کی اشاعت تک کا سلسلہ مسلمانوں کے لئے تکلیف دہ اور ان کی روحوں کو تڑپا دینے والا اقدام تھا۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ تمام مسلمان ممالک ناموس رسالت کے دفاع میں کم از کم

نبی مکرم ﷺ کی گستاخی پر ربی فلم، چند حقائق

اتحاد کا مظاہرہ کریں اور غیرتِ دینی کا ثبوت دیتے ہوئے عالمی سطح پر پریشر گروپ منظم کیا جائے۔ اگر پوری دنیا کے مسلمان کسی ایک وقت یا ایک دن میں اس حوالے سے منظم و پرامن احتجاج کا کوئی طریقہ اختیار کریں تو اس سے بھی دنیا بھر کو اہل اسلام کی یک جہتی کا واضح پیغام مل سکتا ہے، لیکن افسوس مسلمانوں میں کوئی ایک پلیٹ فارم موجود نہیں جو دنیا کے تمام مسلمانوں کو کسی ایک نکتہ پر جمع کر سکے۔ یہی وہ مرکزِ خلافت کی اہمیت ہے جس کے تقدس اور اہمیت کو جان کر اس کو ختم کر دیا گیا اور مسلمان اس عظیم سانحہ پر مطمئن بیٹھے ہیں۔ ضرورت ہے کہ ماضی اور حالیہ گستاخانہ اقدامات کی پوری تحقیق کر کے ان کے ذمہ داران کو کیفرِ کردار تک پہنچانے کے لئے عالمی جدوجہد کی جائے اور اہل کفر کو انتہا کر دیا جائے کہ دنیا میں جہاں بھی مسلمان بستے ہوں، وہ اپنے رسول ﷺ کے خلاف گستاخی کے خلاف بھرپور مزاحمت کریں گے۔

مسلم ممالک کے پاس اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ایک نعمت تیل ہے، اسے بطور ہتھیار استعمال میں لائیں اور جو ممالک اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں ملوث ہیں، تیل کا ہتھیار استعمال کرتے ہوئے انہیں تیل کی سپلائی روک دی جائے۔

مسلم ممالک پر قائم امریکی فوجی اڈوں کا خاتمہ بہت ضروری ہے، موجودہ صورتِ حال دراصل مسلم حکمرانوں کا امتحان ہے کہ وہ کس طرح ناموس رسالت اور اسلام کی سربلندی کے لئے متحد ہو کر مؤثر اور اجتماعی احتجاج کرتے ہیں۔ وقت کا تقاضا ہے کہ حکمران مسلم اُمہ کو ایک پلیٹ فارم پہ لا کر اسلام دشمنوں کے خلاف مشترکہ حکمتِ عملی طے کر لیں۔

مسلم ممالک کو کفر کی عالمی برادری پر واضح کر دینا چاہیے کہ اوہا ما اگر نام نہاد آزادی اظہار کے لیے موجود قوانین کی موجودگی میں اس فلم پر پابندی نہیں لگا سکتا تو ہم گستاخِ رسول کی سزا اسلامی قوانین میں موجود پاتے ہوئے محمد رسول اللہ ﷺ کے گستاخ کو کیسے آزاد چھوڑ سکتے ہیں۔ وہ لوگ فکری آزادی کے نام پر اپنے جیسے افراد کے بنائے قوانین کی ایسے پاسداری کریں تو ہم اللہ کے بنائے ہوئے دائمی اور منصفانہ قوانین کو کیسے غیر اہم کر دیں۔ یہ سمجھوتہ غیرتِ دینی کے خلاف ہے!!